بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Part 8 کیمیائے سعادت

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ تصوف کے معنوں میں فقر اور درویشی کا مفہوم بیان فرماتے ہیں۔

عام طور پر فقیر سے مراد بھیک مانگنے والا کمتر شخص تصور کیا جاتا ہے مگر روحانیت میں فقیر اور درویش کے معنی وہ شخص ہے جو اللہ کے سوا کسی سے نہ مانگے۔

حدیث شریف ہے کہ اللہ محتاج اور تنگ دست کو دوست رکھتا ہے۔ ایک اور حدیث ہے کہ میری امت کے درویش امیروں سے پانچ سو برس پہلے جنت میں جائیں گے۔

حدیث پاک ہے کہ میری امت کے بہترین لوگ درویش لوگ ہیں۔

ایک اور حدیث پاک ہے کہ جس شخص نے ان دو چیزوں کو اپنا لیا لیا اس نے مجھے دوست رکھا۔ درویشی اور جہاد۔

جہاد صرف تلوار سے میدان جنگ میں لڑنے کا نام نہیں ہے بلکہ بہترین جہاد اپنے نفس کے خلاف لڑنے کا نام ہے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اللہ رب العزت نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو آپ کے لئے تمام پہاڑوں کو سونا بنا دیا جائے جو آپ کے ساتھ ساتھ چلیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے مال و دولت سے کوئی واسطہ نہیں ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ ایک شخص سو رہا ہے۔ فرمایا کہ اللہ کے بندے جاگ اور اللہ کی عبادت کر۔ درویش نے کہا کہ میں دنیا کو چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ سو جا آرام کر۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اکثر اوقات

دل میں یہ خیال آتا ہے کہ نجانے میری عبادتیں قبول ہو رہی ہیں یا نہیں۔ بنیادی نشانی یہ ہے کہ جب تنگی پریشانی آنے لگے تو سمجھیں کہ آپ کے ایمان کی طہارت ہو رہی ہے۔ ایمان کی زکواۃ ادا ہو رہی ہے۔ اس سے بہتر صلے کا جہاں سے گمان بھی نہ ہوگا۔ تنگی اور آزمائش کے وقت میں صبر کے ساتھ ثابت قدم رہنے میں اللہ کی رضا اور خوشنودی ہے۔ اس کے لئے بہترین انعام و اکرام کی نوید ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی کہ تمہارے پاس کوئی فقیر آئے تو اس کی عزت کرو۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اصحابِ صفہ کی بہت عزت کرتے تھے اور ان سے بے حد محبت کیا کرتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے دوزخ دکھائی گئی اس میں امیر لوگوں کی کثیر تعداد موجود تھی۔ پھر مجھے جنت دکھائی گئی اس میں غرباء تھے۔ عورتوں کی بہت بڑی تعداد جہنم میں دکھائی دی۔ ان کو زیورات اور قیمتی رنگین لباس کے لالچ نے نقصان دیا۔

یہ دنیادار عورتوں کا تذکرہ ہے۔ بہت سی ایسی دیندار خواتین گزری ہیں جن کے مرتبے بہت بلند ہیں۔ فقیری اور درویشی میں بھی عورتیں بہت آگے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی مقامِ ابواء سے گزرتے تو اپنی والدہ ماجدہ کی قبر انور پر ضرور حاضری دیتے۔

تاریخ اسلام میں ایسی بہت سی عظیم المرتبت خواتین گزری ہیں جن کا درویشی اور ولایت میں بہت اونچا مقام ہے۔

عورت اگر اپنے گھر کا، شوہر کا اور بچوں کا خیال رکھتی ہے اور گھر میں ان کو دیندار ماحول فراہم کرتی ہے تو یہ بھی عبادت ہے۔ باپ جب وقت تلاشِ روزگار میں گھر سے باہر ہو تو ماں کی ذمہ داری ہے کہ گھر کی طرف پوری توجہ دے۔ ماں اور باپ دونوں کی طرف سے غفلت پاکر بچے بگڑ جاتے ہیں جو کہ زندگی کا بہت بڑا خسارہ ہے۔ بہرحال بچوں کی بہترین تربیت اور گھر کا سکون برقرار رکھنا مرد و عورت دونوں کی ذمہ داری ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وقت میں برکت کی دعا مانگو۔ حلال روزی کی دعا مانگو، نیک عمل کی توفیق کی دعا مانگو۔ صرف دنیا ہی دنیا مانگنا اور مال و دولت مانگنا کم عقلی ہے۔

امام غزالی فرماتے ہیں کہ درویشوں کے راستے میں دولت رکھی ہے۔ جس نے کسی درویش کو ایک گھونٹ پانی پلایا اس کا ہاتھ تھام لے اور جنت میں اس کے ساتھ داخل ہو جائے۔ ہم نے اگر کسی درویش اور اللہ والے کی مدد کی تو ہم نے آخرت میں اپنے لئے خزانہ بنالیا۔

جنت کی کنجی اللہ والے کی خوشی میں ہے۔

کسی کو مخدوم بننا ہے تو پہلے وہ خدمت کرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لوگ دولت کمانے کی طرف مکمل طور پر مائل ہوں گے تو یہ صورتحال ہوگی:

1) قحط - روزگار میں کمی
2) ظالم حکومت مسلط ہوگی

3. وکیلوں کی خیانت
4. کفار کو قوت اور شان و شوکت

حضرت لقمان نے بیٹے کو نصیحت فرمائی کہ جسے تو پھٹے پرانے کپڑے میں دیکھے اس سے محبت کر۔

کوئی شخص حضرت ابراھیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک ہزار درہم لے کر حاضر ہوا، انھوں نے رقم نہیں لی کہا کہ میں اپنا نام فقیروں کی فہرست سے خارج نہیں کرانا چاہتا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ غریبوں کی سی زندگی بسر کرو۔ جسے اسلام کی دولت حاصل ہوئی اور بقدرِ ضرورت روزی میسر آئی وہ خوش قسمت ہے۔

اللہ والوں کی شان اور ان کا مرتبہ عام لوگ نہیں جانتے۔ ان کی ہر ادا اللہ کو پیاری ہوتی ہے۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

ہر چیز کی کنجی ہے اور جنت کی کنجی درویشوں کی محبت اور صحبت ہے۔ امیری مال و دولت سے نہیں بلکہ قناعت سے ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اصل امیر اور دولت مند وہ ہے جو تھوڑے پر قناعت کرے اور اللہ کا شکر ادا کرے۔

خلاصہ کیمیائے سعادت

نازیہ آکبانی۔ ہوسٹن۔ امریکہ